رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

جلد ۵ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲ رمئی ۱۹۱۹ء مطابق یکم ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ | نمبر ۱۰

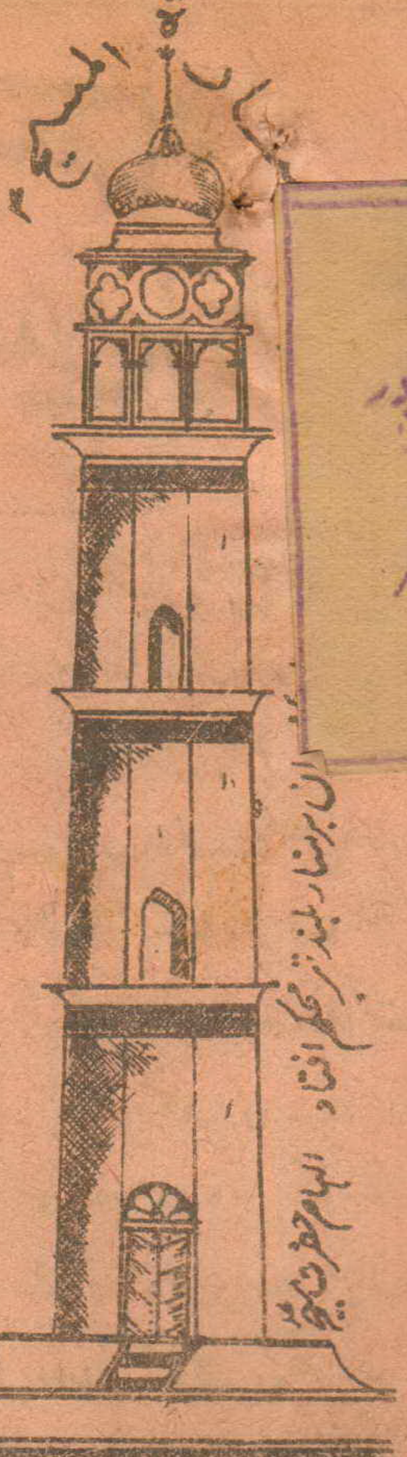

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالےٰ مع تمام خاندان رسالت کے بخیریت ہیں۔

(۲) رمضان المبارک کا چاند ۱۹ مئی کو بروز جمعہ دیکھا گیا۔ آج بیس مئی بروز پنجشنبہ کا پہلا روزہ ہے

میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ

یہ خبر تمام جماعت میں نہایت افسوس سے پڑھی جائیگی کہ "لاہور کے پاک ممبروں" میں سے ایک اعلےٰ بزرگ جسکا تمام خاندان احمدیت کی نعمت سے مالا مال اور اخلاص میں قابل رشک ہے (باستثناء مرحم عیسیٰ کے) اور جو صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی تھے۔ اور جو مہمان نوازی اور تعلق خاندان رسالت میں بہت آگے بڑھے ہوئے تھے وہ مرحوم چند یوم علیل رہکر ۱۶ رمئی بروز یکشنبہ دس بجے شب کے انتقال فرما گئے جنکا جنازہ موٹر پر ۱۷ رمئی ۶ بجے شام کے دارالامان پہونچا۔ اور ۱۸ رمئی کی صبح کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھا اور ۷ بجے بہشتی مقبرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کے جانب غرب والے قطعہ میں جہاں عزیز عبد الحیّ مرحوم مدفون ہیں دفن کئے گئے۔ مرحوم رضی اللہ عنہ بڑی خوبیاں رکھتا تھا۔ اس سے ایک ہفتہ قبل آپکی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر انکا حقیقی وارث اور جانشین بنائے۔ آمین۔ فاروق میاں صاحب مرحوم کے تمام خاندان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا دعا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس خاندان پر ہمیشہ فضل و برکات نازل کرے۔

بشارت عظمیٰ

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پچھلے پرچے میں یہ خوشخبری شائع ہو چکی ہے۔ کہ امریکہ میں مکرمی مجبی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ کو عام اجازت تبلیغ ہوگئی ہے۔ اس ہفتہ میں یہ بشارت عظمیٰ موصول ہوئی ہے کہ

ستارہ امریکن احمدی

مشرف باسلام ہو کر سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔

اللھم زد فزد۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروقی منزل سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصور پر فتور

(۲)

۳ رمئی کو جب مولوی عبدالقادر صدر جلسہ نے خلاف واقعہ اعلان کرکے لوگوں کو دھوکا دیا کہ احمدی مباحثہ نہیں کرتے بلکہ انہیں اظہار واقعات سے روک کر بولنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ تم چلے جاؤ یا چپ چاپ بیٹھکر جو کچھ ہم سنائیں سنو تو احمدی جماعت تمام اٹھکر چلی آئی۔ اور قیام گاہ پر پہونچکر مولوی عبدالقادر اینڈ کو کی خدمت میں پھر لکھا کہ احمدی جماعت اسقدر صعوبت سفر اور مصارف اٹھاکر مناظرہ کیلئے آئی اور باوجود آپکی تمام شرائط کو منظور کرنے کے آپ نے مناظرہ سے گریز کیا یہ انصاف سے بعید ہے۔ آپ خدا کی مخلوق پر رحم کریں۔ اور مناظرہ کرلیں۔ اسی تحریر کو انکے پاس مولوی ظہور الحسن صاحب احمدی لیکر گئے مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہم دس دس منٹ سے زیادہ وقت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ آپکی تبلیغ لوگوں تک پہونچے۔ ایک گھنٹہ اگر آپ کے مناظر تقریر کرینگے تو ضرور لوگوں کو تبلیغ ہوگی اور یہ ہمکو پسند نہیں ہے۔ پس اگر دس دس منٹ منظور ہو تو خیر ہم صبح کو مناظرہ کرلیں گے۔ ہمارے پنجامبر نے کہا کہ میں اپنے دوستوں اور علماء سے مشورہ کرکے اسکا جواب شام تک لادونگا۔ اور واپس آکر ہمیں یہ سب کچھ سنایا احباب کے مشورہ سے ہم نے اسکو منظور کرلیا۔ اور التماس عرض کیا کہ بجائے دس دس منٹ کے پہلی تقریر بیس بیس منٹ کی ہو اور اسکے بعد دس دس منٹ ہی منظور ہیں۔ اور یہی لکھکر ہم نے اونکو جواب میں بھیجدیا۔ فللہ الحمد کہ انہوں نے اسی کو بادل نخواستہ منظور کرلیا اور ۴ رمئی کی صبح کو سات بجے وقت مباحثہ مقرر ہوگیا۔

پیر بخش لاہوری فریق مخالف کا مباحثہ سے پہلو ہی کرنا اسوجہ سے بھی تھا کہ کوئی ذیعلم مولوی اونکے ہاتھ نہیں آیا تھا امرتسری ثناء اللہ اور ہمچو قسم دیگر علماء غیر احمدی باوجود آدمی بھیجکر بلانے کے بھی سنا گیا کہ نہیں آسکے۔ صرف ایک خاتم المجتہدین فخر المتکلمین عبدالعبد پیر بخش پنشنر سب پوسٹ ماسٹر لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جنکے علم وفضل سے مخوف ہوکر عبدالقادر اینڈ کو مناظرہ سے ٹلنا چاہتے تھے۔ کیونکہ ۳ رمئی کو انکی فاضلانہ تقریرات اور عالمانہ معلومات کا پردہ فاش ہوچکا تھا۔

اسطرح کہ ۳ رمئی کو مباحثہ سے انکار کرکے جو تماشہ قصور کمپنی نے دکھایا تھا اوسکے ایکڑ ہی پیر بخش نامی تھے جو واہی تباہی بے سروپا باتیں سنا کر ٹلی سیدھے کرکے چلے گئے۔ شام کو مولوی اصغر علی روحی جو اصغر سے اکبر بننے کے متمنی ہیں پہونچگئے اور ایک مولوی محمد علی لکھوکے والے مباحثہ سے ترساں پہلے سے موجود تھے۔ اور "لدھیانہ کا نیم ملا خطرۂ ایمان" بھی جو اپنی فطرت سے معذور اور تکذیب النبی پر مجبور ہے آحاضر ہوا۔ اب اقنوم اوّل (عبدالقادر) اور اقنوم ثانی (محی الدین) کی بجائے اقنوم ثالث سے جو خود بھی تین اجزاء (اصغر و نیم ملاں و محمد علی) کا مرکب مثلث تھا۔ پوری ہوگئی اور اقنوم ثالث نے روح القدس کا کام دیا اور تثلیث نصاریٰ سے بڑھکر یہہ ثالوث جدید کا مجموعہ ایک تین۔ تین ایک تیار ہوکر مسیح موعود مہدی مسعود امام الاولیاء فخر الانبیاء احمد آخر الزماں حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر کمر بستہ ہوگیا۔ اور رات بھر کی قرعہ اندازی سے اقنوم ثالث کا تیسرا جز و محمد علی لکھوکے والا کو سب کیطرف سے قربان ہونے کیلئے آمادہ کردیا جس نے ۴ رمئی کے جلسہ میں جو کچھ کیا اور جسطرح اپنی جانکو چھوڑا یا وہ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں پڑھ یہ ناظرین ہوگا۔

پارچات عید الشہر نزدیک عید الفطر قریب آرہی ہے۔ ۲۰ یتامیٰ کیواسطے پارچات اور جوتیاں اور ٹوپیاں عید سے پہلے پہلے تیار کرادینا تمام احمدی قوم کا فرض ہے۔ جلدی کرو اور انکے کپڑے وغیرہ عید تک بنوادو ۲۰ جوڑے پارچات ۲۰ جوڑے پاپوش بیس عدد ٹوپیاں دیکھو دوستو ان بچونکو بھول نہ جانا اونکے پاس جوتہ کپڑا ٹوپی بالکل نہیں ہے۔

استفتاء
متعلق مفسدین فی الارض

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جن لوگونکا طریق معاشرت مروجہ تہذیب وتمدن کی بیخ کنی کے درپے ہو۔ اور جس طریق کا ماحصل دنیا میں تباہی وفساد۔ مذاہب عالم سے قطعی انکار حرام چیزوں کا جواز۔ تمام عقائد سے انحراف غیر ممکن مال پر دست درازی۔ لوگونکے حقوق ملکیت ووثاقت سے انکار ہو۔ جن کے خیال میں ہر شخص دوسرے کا مال غصب کرنے کا مجاز ہو۔ اور اس غرض کے لئے خونریزی جائز رکھی جائے۔ خاوند بیوی کے درمیان حقوق زوجیت کا ابطال اور ان کے بچوں کو حکومت کی ملکیت قرار دینا جائز ہو۔ جو لوگ حلال وحرام کے درمیان کوئی تفریق نہ کریں اور جنکا اصول تمام بادشاہوں کو منہدم کرنا ہو۔ ان کے ساتھ شریعت اسلامی کی رو سے مسلمانونکی کیا روش ہونی چاہئے۔ عام مسلمانوں کی رہنمائی کے واسطے فتویٰ صادر فرماکر عنداللہ ماجور ہوں

(المستفتی ایک مسلمان)

اما الجواب

جو قوم کہ لوگونکی جان ومال اور عزت کی کچھ پرواہ نہیں کرتی ہے۔ اور خدا اور رسول کے مقرر کردہ حقوق کو باطل کرتی ہے۔ اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتی ہے۔ اور امن پسند گورنمنٹ کی بغاوت کرتی ہے۔ یہ قوم بلاشبہ حد درجہ کی مفسد اور خدا اور رسول سے جنگ کرنیوالی ہے۔ ایسی قوم کے متعلق جمیع اہل اسلام کا یہہ فرض ہے کہ انکے دور کرنے میں خدا اور اس کے رسول کے ارشاد کے ماتحت انتہائی کوشش سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کا

(باقی آئندہ پرچہ میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مباہلہ کب جائز ہے

ایسی صورت میں ہرگز جائز نہیں جب کہ فریقین کا یہ خیال ہو کہ فلاں مسئلہ میں کسی فریق کی اجتہاد یا فہم یا سمجھ کی غلطی ہے - کسی طرف سے عمداً افترا یا دروغ باقی نہیں - کیونکہ اگر مجرد ایسے اختلافات ہیں جو قطع نظر لفظی ہونے کے صحت نیت اور اخلاص اور صدق قدم پر مبنی ہیں مباہلہ جائز ہوتا اور خدا تعالیٰ ہر ایک جزئی اختلاف کی وجہ سے لفظی پر عند المباہلہ عذاب نازل کرتا تو آج تک تمام اسلام کا روئے زمین سے خاتمہ ہو جاتا۔"

واضح رہے - کہ صرف دو صورت میں مباہلہ جائز ہے

(۱) اوّل اس کافر کے ساتھ جو یہ دعویٰ رکھتا ہے - کہ مجھے یقیناً معلوم ہے - کہ اسلام حق پر نہیں - اور جو کچھ غیر اللہ کی نسبت خدائی صفتیں میں مانتا ہوں - وہ یقینی امر ہے ؛

(۲) دوم اس ظالم کے ساتھ جو بے جا تہمت کسی پر لگا کر اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے - مثلاً ایک مستور کہتا ہے - کہ میں نے بچشم خود اس کو زنا کرتے دیکھا ہے - یا ایک شخص کو شراب پیتے دیکھا ہے - اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ اور یہ شخص شرابی ہے - سو اس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے - کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں - بلکہ ایک شخص اپنی رویت اور یقین پر ایک ناکردہ گناہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور متہم کرتا ہے ؛

غرض مباہلہ صرف ایسے لوگوں سے ہوتا ہے - جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر نہ کہ اجتہاد پر - بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری اور زانی وغیرہ قرار دیں - اس لئے میرے ساتھ بھی مباہلہ اسی وقت جائز ہوگا - کہ جب فریق مخالف یہ اشتہار دیں - کہ ہم اس مدعی (غلام احمد) کو اپنے نظر میں اس قسم کا مخطی نہیں سمجھتے جیسے کہ اسلام کے فرقوں میں مصیب بھی ہوتے ہیں - اور مخطی بھی اور بعض بعض سے اختلاف رکھتے ہیں - بلکہ ہم یقین کلی سے اس شخص کو مفتری جانتے ہیں - اور ہم اس بات کے محتاج نہیں کہ یہ کہیں - کہ امر متنازعہ فیہ کی حقیقت خدا تعالیٰ جانتا ہے - بلکہ یقیناً اس پیشگوئی (نزول مسیح) کی سب اصل حقیقت ہمیں معلوم ہو چکی ہے - اگر علماء اس قدر اقرار کر دیں - تو کچھ ضرورت نہیں - کہ علماء دیگر کا مشورہ اس میں لیا جائے - وہ مشورہ نقصان علم کی وجہ سے طلب نہیں کیا گیا - صرف اتمام حجت کی وجہ سے طلب کیا گیا - سو اگر یہ مدعیان (مفتری کہنے والے) ایسا اقرار کر دیں - کہ جو اوپر بیان ہوا ہے - تو پھر کچھ حاجت نہیں - کہ علماء سے فتویٰ پوچھا جائے - مباہل کا منصب یہ ہے - کہ اپنے دعوے میں یقین ظاہر کرے - صرف ظن اور شبہ پر بناء نہ ہو - مباہل کو یہ کہنا پڑتا ہے - کہ جو کچھ اس امر متنازعہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کو معلوم ہے - وہی مجھ کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے تب مباہلہ کی بنیاد پیدا ہو گئی -

مباہلہ سے پہلے شخص مبلغ کا وعظ بھی سن لینا ضروری ہے - تا اتمام حجت ہو جاوے" الحکم نمبر ۱۱ جلد ۶ مطبوعہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ

مباحثات

فرمایا میں دیکھتا ہوں - کہ اگر اظہار حق کے لئے مباحثے اور تقریریں ہوں تو بہت اچھی بات ہے - مگر تجربے سے ثابت ہو گیا ہے - کہ ان میں فتنہ فساد کا مظنہ ہوتا ہے - اس لئے میں نے ان مباحثوں کو چھوڑ دیا ہے ..... میں نے خدا سے عہد کر لیا ہے - کہ اس طریق کو چھوڑ دیا جاوے" الحکم نمبر ۹ جلد ۷ صفحہ ۱۲ کالم اوّل و سوم مطبوعہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء -

طوفان نوح

فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کر دیا تھا - بلکہ صرف ان کی قوم پر تباہی آئی تھی" الحکم نمبر ۳ جلد ۷ صفحہ ۱۳ کالم ۳ -

مولود خوانی

فرمایا محض تذکرہ آنحضرت صلعم کا عمدہ چیز ہے - اس سے محبت بڑھتی ہے - اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے - قرآن شریف میں بھی اسی لئے بعض تذکرے موجود ہیں - جیسے فرمایا - واذکر فی الکتب ابراھیم - لیکن اگر تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملائی جاویں - تو وہ حرام ہو جاتے ہیں -

آنحضرت صلعم کا تذکرہ موجب رحمت ہے - مگر غیر مشروع امور اور بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں - ہم خود اس امر کے مجاز نہیں - کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں -

اس مسئلہ میں بھی افراط اور تفریط سے کام لیا گیا ہے بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں - کہ آنحضرت صلعم کا تذکرہ ہی حرام ہے - یہ ان کی حماقت ہے - آنحضرت صلعم کے تذکرے کو حرام کہنا بڑی بیباکی ہے - ہاں جو لوگ مولود کرتے وقت کھڑے ہوتے ہیں - اور یہ خیال کرتے ہیں - کہ آنحضرت صلعم ہی تشریف لے آئے ہیں - یہ ان کی جرأت ہے - جو شخص شکیبا بی بنتا ہے - اور آنحضرت کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا - وہ بیدین آدمی ہے ؛

شرک بھی سچی محبت آنحضرت صلعم سے نہیں رکھ سکتا یہ مسلمانوں کے آریہ ہیں - ان میں روحانیت نہیں ہے - خدا تعالیٰ اور اس کے سچے رسول سے سچی محبت نہیں ہے -

دوسرا گروہ جنہوں نے شرکانہ طریق اختیار کئے ہیں روحانیت ان میں بھی نہیں - قبر پرستی کے سوا اور کچھ نہیں - پس اصل بات یہ ہے - کہ آنحضرت صلعم کا تذکرہ میرے نزدیک جیسا کہ وہابی کہتے ہیں - حرام نہیں - بلکہ اتباع کی تحریک کے لئے مناسب ہے - جو لوگ مشرکانہ رنگ میں بعض بدعتیں پیدا کرتے ہیں وہ حرام ہے" الحکم نمبر ۱۱ جلد ۷ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵

(سلسلہ غیر مطبوعہ از ملفوظات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک تعلیم کے خطرناک نظارے یا ستی اور دختر کشی کی اصل وجہ

گذشتہ سے پیوستہ

پورانے زمانے کے آریوں کے لچھن

پراچین زمانہ کی ویدک تعلیم کی ہسٹری پر نظر کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فی الحقیقت یہی دو وہ وجوہات تھے۔ کہ جس کے باعث عورتوں کو اپنی جیتی جان اگنی جی کے بھینٹ کرنی پڑی تھی۔ وجہ یہ کہ اس ملک کے آریہ ورت ہو جانے کے بعد سے اب تک ان دونوں خیالات کے بندے یہاں موجود رہے ہیں۔ یعنی ہندو کہلانے اور آریہ ہونے کی شیخی بگھارنے والے ؛

نیوگ

فریق اوّل یعنی ہندوؤں میں عورت کے نکاح ثانی کی دو جون ہیں۔ (یعنی برہمن۔ کشتری ویش میں) جو اس ملک میں سنٹرل ایشیاء سے آئے تھے) ہرگز اجازت نہیں ہے۔ جس پر تا حال برابر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اور فریق ثانی یعنی آریہ صاحبان کے خیالات کی تائید کے نظارے بھی اپنا رنگ برابر دکھلاتے رہے ہیں۔ جس کا مفصل ذکر "دیانند سرسوتی" میں مہاشہ دولت رائے صاحب آریہ نے بیان کیا ہے۔ یعنی مہابھارت کے وقت میں جو کچھ آریوں کی حالت تھی۔ اس کا ذکر کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک خرابی بدراہے کج راہے کی تعلیم ویدوں میں بھری ہے۔ جس کے باعث آریہ کھنڈ میں آئے دن بڑے بڑے فساد ہوتے رہے ہیں۔ اور آن کی آن میں خون کی ندیاں بہہ گئی ہیں۔ مثلاً (۱) اس میں ذکر ہے۔ کہ اس وقت نیوگ کا عام رواج تھا۔ اور نہ صرف نیوگ کا بلکہ یہ قاعدہ بھی مروج تھا۔ (یعنی مسئلہ نیوگ کو ایسا وسیع یقین کیا گیا تھا) کہ اگر بیاہ نہ ہو۔ اور اولاد پیدا کرلی جائے۔ تو ایسی اولاد جنداں معیوب خیال نہیں کی جاتی تھی (چنانچہ کنتی (والدہ یدھشٹر مہاراج) کے بیاہ ہونے سے پہلے ہی ایک لڑکا پیدا ہو گیا تھا۔ یعنی کرن مہاراج دروپدی جی نے سوئمبر کے اصل ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا تھا یعنی سوئمبر کی رسم میں جب کہ وہ ارجن بھیم۔ یدھشٹر اور دوسرے راج کماروں کے درمیان میں موجود تھا۔ اور اسی نیت سے گیا تھا۔ کہ دروپدی کو جیتے۔ کیونکہ دروپدی کے سوئمبر میں جو شرط تھی وہ تیر اندازی کے کمال مہارت کی تھی۔ اور کرن تیر اندازی کے فن میں بڑا طاق اور شہرہ آفاق تھا۔ مگر جیسے ہی کہ وہ اپنے ہنر دکھلانے کو کھڑا ہوا۔ دروپدی نے ٹکا سا جواب دیدیا۔ اور کہا کہ میں اس کو نہیں کرونگی۔ کیونکہ یہ بے اصل ہے۔ بیچارہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا ؛

ایسے ہی بدر جی بھی کنواری سے (ہی کنوار پنے میں بیاس جی کے نطفے سے) پیدا ہوئے تھے (جن کی والدہ ماجدہ لونڈی تھیں) پھر ایسے ہی بیاس جی مہاراج بھی کنواری کنیا سے (پراشر رشی کے نطفے سے کنور پن ہی میں) پیدا ہوئے تھے وغیرہ ؛

قربانی کا رواج

یگ میں جانور قربان کئے جاتے تھے۔ بلکہ انسانی قربانی کا بھی رواج تھا۔ (۳) رشی اور برہمن گوشت استعمال کرتے تھے۔ (۴) بھینس کا شکار مروج تھا۔ (۵) (یہاں کے یعنی ہندوستان کے) اصل باشندوں کو آریہ لوگ (اپنے کمال تعصب سے) راکش۔ دیت اور پشاچ کہتے تھے۔ اور انہیں کا نام (آریوں نے) شودر (رکھا) تھا۔ (۶) عورتیں مردوں کی مجلس میں گو بے نقاب آتی تھیں۔ لیکن منہ ڈھانپ کے آنے کا بھی رواج تھا۔ (کیوں نہ ہو انسانی کانشنس اس بات کا ہادی ہے۔ کہ غیر مردوں کے سامنے غیر عورتوں کو بے حجاب نہیں جانا چاہیئے۔ تاکہ فتنے کا موجب نہ ہو سکے۔ (۷) عورتیں اور مرد مل کر رقص و سرود کی محفل کیا کرتے تھے۔ عورتوں اور مردوں میں مل کر ناچنے کا رواج تھا۔ (۸) عورتیں مرد مجلسوں میں مل کر شراب بھی پیتے تھے رشی اور برہمن لوگ بھی شراب استعمال کرتے تھے (یعنی پیتے تھے) (۹) شادی میں خصوصاً کھتریوں میں بذریعہ منگنی کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ . . . . . .

بر آئے بیاہ جبراً لڑکیاں اٹھالے جانا بہادری کا اور اچھا کام سمجھا جاتا تھا

(۱۰) شکار کھیلنا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ ضروری شغل متصور ہوتا تھا۔ (نہ معلوم اب کیوں آریوں نے اس کو بُرا سمجھ لیا۔ اور نہ صرف شکار کو ہی بلکہ سرے سے گوشت خوری کو ہی)

قمار بازی کی رسم

علاوہ ازیں اس وقت کے راجوں مہاراجوں کو قمار بازی کی بھی بہت بُری لت تھی۔ چنانچہ پانڈوؤں نے ایسی بدعادت کی وجہ سے دو دفعہ نہ صرف سلطنت کو ہار دیا۔ بلکہ دروپدی جیسی رانی مہارانی بھوانی کو بھی ہار دیا تھا۔ جس کو سروں کے بال سے پکڑ کر بعض شریر النفس مجلس میں کھینچ لائے تھے۔ اور اس حالت کو دیکھ کر پانڈوؤں کو ذرا غیرت نہ آئی۔ اور نہ کوروؤں نے انسانیت کے جوہر دیکھلائے مہاراج یدھشٹر کو اگرچہ بڑا دھرمی بیان کیا جاتا ہے۔ مگر جہاں تک پراچین اتہاس (قدیم تواریخ) پر نظر کی جاتی ہے۔ وہ دھرم سے بالکل کورا اور بدی کا شیدا نظر آتا ہے۔ مہاراج یدھشٹر اور اس کے بھائیوں کے ساتھ مہاراج کرشن (علیہ السلام) نے جس قدر نیکیاں کی ہیں۔ وہ حد سے زیادہ ہیں۔ اور اصل پوچھو تو یدھشٹر مہاراج کی سلطنت کی بنیاد قائم کرنے والے اور اس کو ہر ایک طرح کی ترقی دینے کا راستہ بتلانے والے مہاراج کرشن ہی تھے۔ ایسے ہی دروپدی جیسی حسین اور مہ لقا نوجوان راج پتری کے ساتھ ارجن کی شادی کرانے والے بھی آپ ہی تھے۔ اور ایسے ہی ادھیراج (شہنشاہی) کی پدوی دلانے والے بھی آپ ہی تھے۔ اگر آپ (کرشن مہاراج) ہمت اور کوشش کر کے اور حوصلہ دلا کر راجہ یدھشٹر کی سلطنت کو مضبوط نہ کراتے اور نہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو تباہ کرنے میں مدد دیتے۔ اور راجہ جراسندھ جیسے موذی کا خاتمہ نہ کرتے۔ تو راجہ یدھشٹر کی سلطنت قائم ہونا یا اس کا ادھیراج بننا ایسا ہی مشکل ہوتا جیسے کہ ایک اونٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاسوئی کے ناکے سے نکلنا - مگر مہاراج کرشن جی نے یدھشٹر مہاراج اور اس کے بھائیوں پر بہت سے ہی احسان کئے - لیکن یدھشٹر مہاراج میں چند خرابیاں ایسی تھیں - کہ اس نے غیر بھی سے امیری اور شاہی پاکر ان حرکتوں کو نہ چھوڑا پر نہ چھوڑا - اور جس کے باعث آخر کار بہت ہی بڑی تکلیف میں وہ اور اس کے بھائی وغیرہ میں مبتلا ہوئے ؛

راجہ یدھشٹر قمار باز تھا

راجہ یدھشٹر اول درجہ کا جواری تھا - اور ایسا کہ جوا کھیلتے وقت غیرت اور عزت کی بھی پرواہ نہیں رکھتا تھا - مہاراج کرشن ادھیراج کے پدوی (ٹائیٹل خطاب) پر اپنے وطن مالوف دوارکا کو چلے گئے - ادھر راجہ یدھشٹر کے دل میں جوا کھیلنے کا شوق آکودا اور جھٹ سے آپ لگے اپنے حریف اور مخالف سے جوا کھیلنے جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ سارا کا سارا راج پاٹ ہار گئے - جب کچھ نہ رہا - تو دروپدی جی کو ہار دیا - مہاراجہ دھرت راشٹر کو جب خبر ہوئی - تو انہوں نے ایک دفعہ معاف کر دیا - مگر جواری لوگوں کو جوئے کی لت بڑی ہوتی ہے - ادھر مہاراجہ دھرت راشٹر (والد دریودھن) نے ہارا ہوا راج پاٹ بخشا تھا - کہ ادھر پھر راجہ یدھشٹر جی جوا کھیلنے پر مستعد ہو کر دریودھن کے پاس آموجود ہوئے - چنانچہ دریودھن نے پھر سب کا سب جیت لیا - اور دروپدی کو بھی جیت لیا - اور اس کے ساتھ ہی فوراً دروپدی کو اپنے ایک آدمی کے ذریعے بالوں سے پکڑ کر مجلس میں گھسیٹ بلایا - جس پر فساد پیدا ہو کر مہابھارت جیسا گھور سنگرام (عظیم الشان لڑائی) ہوا - جس سے صاف ثابت ہوتا ہے - کہ جوئے (قمار بازی) کا مرض اس وقت عام طور پر تھا - اور وہ دھرم کے خلاف نہیں سمجھا جاتا تھا - بلکہ دھرم کے کاموں میں سے ہی شمار ہوتا تھا - چنانچہ اس لئے مہاراجہ یدھشٹر باوجودیکہ ایسا بڑا جواری تھا - کہ دو تین دفعہ راج پاٹ جیسے نعمت کو ہار گیا تھا - بڑا دھرمی اور ہر ایک کام کو دھرم کے مطابق کرنیوالا تسلیم کیا جاتا ہے - حالانکہ ایسی حرکتیں کرنے والے کو دھرم سے کچھ مطلب نہ رکھنے والا یقین کرنا چاہیئے - بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے - کہ وہ فساد کی جڑ تھا - جس کی ایک بد کرداری کے باعث بھارت ورش تباہ ہو گیا - اپنوں کے دشمن اپنے ہو گئے اور ذرا دیر میں اپنوں نے اپنوں کو کمال بے رحمی سے قتل کر ڈالا - اور لطف یہ کہ ایسے ایسے مہا پرشوں نے اس کام میں حصہ لیا - کہ جو بڑے بڑے وداں اور آچاریہ اور عقلمند تھے - اور اپنے اس عقلمندی کے باعث جو ویدودیا کے باعث ان میں موجود تھی - وہ یہی کہتے رہے - کہ دریودھن نے اچھا نہیں کیا - اور یدھشٹر بڑا دھرمی ہے - حالانکہ فساد کا بیج خود یدھشٹر قمار بازی نے بویا تھا - جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ ویدک تعلیم کے زیر اثر حضرات کے نزدیک قمار بازی کوئی عیب پچھلے سمے نہیں تھا - اور ایک اول درجہ کا قمار باز بھی دھرمی کہلایا جا سکتا ہے - حالانکہ اسی ایک خرابی سے ذرا دیر میں خون کے دریا بہہ گئے ؛

(باقی وارد)

ایڈیٹر اہل سنت و جماعت امرتسری خود کیوں ہجرت نہیں کرتا

أتأمرون الناس بالبر وتنسون أنفسكم

۷ رمئی کے روزانہ وکیل میں مولوی محمد عبدالحق صاحب ابوتراب نے یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے - کہ مولانا عبدالباری صاحب لکھنوی ہندوستان کو غلطی سے دارالاسلام قرار دیتے ہیں - یہ تو دارالحرب ہے - کیونکہ اس کا حاکم غیر مسلم ہے - اور حدود شرعی جاری نہیں - ہاں بقول بعض علماء دارالامن کہہ سکتے ہیں - مگر بہر صورت دوسرے ملک کے مسلمانوں کی مدد چونکہ ہندی مسلمانوں پر ضروری ہے - نیز اور بھی کئی ایک مذہبی احکام ہیں - کہ جن پر ہندوستان میں رہ کر عمل نہیں کر سکتے - لہذا اس وقت ہجرت ضروری ہے - اور یہ مذہبی مسئلہ ہے ؛

اگر "مفتی صاحب" نے یہ فتویٰ نیک نیتی سے دیا ہے - اور وہ اسے حکم شریعت سمجھتے ہیں تو سب سے پہلے خود اس پر کیوں عمل نہیں فرماتے - کیا امرتسر ہندوستان میں نہیں - کیا اس پر بقول مولوی صاحب دارالحرب کی تعریف صادق نہیں آتی - جب یہ سب باتیں موجود ہیں - تو ابوتراب صاحب کو بالضرور ہجرت کرنا چاہیئے - اور ان پر کھانا پینا حرام ہونا چاہیئے - جب تک وہ اس فریضہ مقدسہ کو

حضرت عمرؓ کا پیام حضرت علیؓ کے نام

جب حضرت علی کرم اللہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے توقف کیا - تو حضرت عمرؓ نے آپ کو ایک پیام بھیجا - جس کا کچھ حصہ ایک شیعہ رسالہ میں ہماری نظر سے گذرا - یہ ترجمہ بھی شیعہ صاحب ہی کا ہے - جس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ حتی الوسع اس نے لفظوں کا زور کم کرنے کی کوشش کی ہو گی - تاہم اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں ہیں

(ایڈیٹر)

البتہ تشریف لے گئے - رسول اللہ صلعم اس حال میں کہ امر (خلافت) مقید و محبوس تھا - نہیں تھا واسطے کسی کے اس میں محل چھونے کا اور نہ جگہ دیکھنے کی نہیں - معلوم کیا گیا تمہارے بارے میں کوئی قول اور نہیں اترا - تمہارے بارے میں قرآن اور جزم کیا گیا - تمہاری شان میں کوئی حکم - کیا گمان تمہارا یہ ہے کہ ابوبکر کو دیدے - اس خلافت پر اس حال میں کہ متفرق کرنے والے ہیں - اس امت کو اسے دھوکا دینے والے اور اس پر تسلط کرنے والے - تم یہ سمجھتے ہو - کہ انہوں نے چھین لیا ان کے حلم کو اور پھیر دیا ان کی ابصار کو طریق حق سے اور کھول دیا ان کی بندش کو - اور بدل ڈالا ان کی عقلوں کو اور نکال دیا ان کے سینہ سے محبت کو - اور کھینچ لیا ان کے جگر سے عصبیت کو - اور ٹوٹ گئیں رسیاں اس کی اور خشک ہو گیا پانی اس کا اور بھٹکا دیا اس کو طریق ہدایت سے - اور چلایا اس کو طرف ہلاکت کے اور کر دیا دن کو رات اور وزن کو پیمانہ اور بیداری کو نیند اور اصلاح کو فساد - اگر ایسا ہے تو سحر ان کا یقین ہے - اور مکر ان کا مضبوط ہے ہرگز نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسم خدا کی (انہوں نے) کون سے سواروں اور پیدلوں سے اور کون سے نیزہ اور تیر سے اور کون سی قوت اور ذخیرے اور سامان اور زور اور شدت سے اور کون سی جماعت اور حکومت اور زرہ پوشی سے (خلافت پر قبضہ پایا۔) اور ہو گئے۔ وہ نزدیک تمہارے عظیم الشان اور رفیع المکان۔ قسم خدا کی یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس سے بے پرواہ رہے۔ پس فریفتہ ہوئی ان پر اور علیحدہ رہے۔ وہ اس سے پس چمٹی وہ ان کو۔ اور اعراض کیا اس سے پس مائل ہوئی وہ طرف ان کے اور لپٹے وہ غیر اس کے سے پس لپٹی وہ ان کو۔ ایک عطیہ ہے کہ عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو +

اور بسا اوقات اتری خلافت اوپر ان کے ایام رسول اللہ صلعم میں اور وہ نہ التفات کرتے تھے۔ اس کی طرف اور نہ منتظر تھے۔ اس کے وقت کے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اپنی مخلوق کو۔ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر پسند فرماتا ہے۔ واسطے ان کے وہ شے کہ بہتر ہیں ان کے لئے اور نہیں انکار کیا جاتا تمہارے مرتبہ کا بعیت نبوت اور کان رسالت اور غائر حکمت سے اور نہیں انکار کیا جاتا۔ تمہارے حقوق کا جو تم کو خداوند کریم نے عطا فرمائے ہیں لیکن مزاحمت کرتا ہے۔ آپ سے وہ شخص کہ قدیم اور مضبوط منکب والا ہے۔ اور واسطے اس کے قرب عالی اور روشن ہے تمہارے قرب سے۔ اور سن بڑا ہے تمہارے سن سے اور بڑھاپا زیادہ رعب والا ہے۔ تمہارے بڑھاپے سے اور مشہور تھا واسطے سرداری کے جاہلیت میں اور واسطے اس کے سبقت ہے۔ اسلام اور شریعت میں اور موقف ہے کہ نہیں ہے تمہارے واسطے اس میں اونٹ اور اونٹنی اور نہ ذکر کیا جاتا ہے۔ اس میں تمہارا بیچ اگلے حصہ کے اور نہ پچھلے حصہ کے اور نہیں چلے ہو تم اس میں ایک ہاتھ اور نہ ایک انگل۔

بہر حال ابوبکر صدیق ہمیشہ رہی محبت ان کی رسول اللہ کے نقطۂ دل میں اور برابر رہے ہم علاقہ اور جامہ دان آپ کے اسرار کے اور ٹھکانہ آپ کے احزان کے اور ملجا آپ کی رائے اور مشورہ کے اور راحت کف آپ کے اور سرور الطاف آپ کے اور یہ سب سامنے ہر آنے جانے والے مہاجر و انصار کے تھا اور شہرت اس امر کی بے پرواہ کرتی ہے۔ ثبوت سے اور قسم ہے مجھے اپنی عمر کی کہ تم اقرب ہو طرف رسول اللہ کے ازروئے قرابت کے۔ لیکن ابوبکر قرب میں ازروئے مرتبہ کے قرابت گوشت اور خون ہے۔ اور قربت روح اور نفس ہے۔ اور اس فرق کا تمام مومنین کو علم ہے۔ اسی وجہ سے سب ان پر متفق ہوئے اور اگر آپ کو اس میں کچھ شک ہو تو شک نہ کیجئے۔ اس بات میں کہ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے اور رضامندی اس کی واسطے اہل طاعت کے ہے پس داخل ہو جاؤ تم اس چیز میں کہ بہتر ہے تمہارے لئے آج اور نفع ہے کل کے واسطے اور نکال پھینکئے اپنے منہ سے وہ شئی کہ معلق ہے آپ کے لبات میں اور تھوک دیجئے کینہ اپنے دل کا آتشدان اپنے سے ؛ (رسالہ اصلاح)

کانا یاکلان الطعام کے استدلال کے متعلق ایک حدیث کی تصدیق

منجملہ ان دلائل کے جو احمدیوں کی طرف سے وفات مسیح کے متعلق دئے جاتے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ کان یاکلان الطعام اس آیت میں فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے یعنی اب نہیں کھاتے۔ حضرت عیسیٰ کے کھانا نہ کھانے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ (ا) وہ زندہ تو ہوں مگر کھانا کھانے سے مستغنی ہوں۔ (ب) وہ فوت ہو چکے ہوں۔ صورت اول قرآن مجید کے خلاف۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام و ما کانوا خالدین۔ یعنی ہم نے نبیوں کے جسم کی ایسی ساخت نہیں رکھی۔ کہ وہ کھانا کھانے سے مستغنی ہوں۔ اس کی تصدیق مشکوٰۃ کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جو یہ ہے ؛ وعن ابی امامۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا موذع ولا مستغنی عنہ ربنا۔ رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ فی اداب الطعام) دیکھئے اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کھانے سے کسی کو استغنا نہیں یعنی یہ نہیں کہ بے کھائے پیئے انسان زندہ رہے۔ کھانے کا انسان ضرور محتاج ہوتا ہے۔ پس جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے کھائے پیئے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک پر غور فرماویں۔ سید الوری محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کھانے سے کوئی فرد بشر مستغنی نہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ ان لوگوں پر جو اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع مانتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ پر جان و مال فدا کرنے کے لئے زبانی جمع خرچ کرتے رہتے ہیں مگر اپنے معتقدات کو حدیث شریف پر عرض نہیں کرتے۔ یونہی بغیر دلیل کسی کے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ بجسد عنصری بیٹھا ہوا مانتے ہیں۔ کاش یہ لوگ ٹھنڈے دل سے تعصب اور ہٹ کو چھوڑ کر غور کریں تو صاف انہیں پتہ لگ جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت شدہ ہیں ؛

پس صورت دوم ہی صحیح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں۔ اور کھانے کی اب ضرورت نہیں رہی سو یہ صورت اگر مانی جاوے۔ تو نہ قرآن مجید کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ نہ حدیث کی۔ پس کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ہمارے غیر احمدی احباب وفات مسیح کو تسلیم کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کو نمایاں کریں۔ اور انہیں عیسائیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے ؛

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

عبد الاصدادانوی) متعلم مدرسہ احمدیہ
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان ۱۳۴۱ھ

از افادات مولانا حافظ روشن علی صاحب (مرتبہ قاضی اکمل)

۲۲۶ - نصحت لکم - یہ عذاب سے پہلے کی بات ہے - یا اپنے خیالات کا اظہار برباد شدہ علاقہ پر کیا -

۲۲۷ - قریۃ - مجتمع - امت - جماعت - جمیعت

۲۲۸ - ان یخرجکم من ارضکم - مذہبی معاملہ کو پولیٹکل رنگت دینی چاہی

۲۲۹ - ان لنا لاجراً - فرعون کی حیثیت کی وجہ سے ایسا کہا - کہ سفت ہی یہ کام لوگے یا کچھ دوگے بھی ؟

۲۳۰ - اما ان تلقی - اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ جادوں کو اپنے فن پر وثوق کامل تھا ؛

۲۳۱ - واوحینا الی موسیٰ - اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ بادن الٰہی تھا - یہ نہیں کہ لاٹھی رکھی سانپ بن گیا ؛

۲۳۲ - فغلبوا - مغلوب ہوئے وہ لوگ جو ان ساحروں کو چڑھا کر لائے تھے ؛

۲۳۳) ان ھذا لمکر - پہلے فرعون نے حضرت موسیٰ کو ساحر قرار دیا - لیکن جب جادوگر بھی مان گئے - کہ یہ ساحر نہیں تو اور بات بنائی - کہ یہ مکر ہے - (ب) ان اذن لکم - یہ بے وقوفی کا قول ہے - کیا ایمان اور عشق پوچھ کر آیا کرتے ہیں

۲۳۴ - افرغ علینا صبراً - نزول مصیبت کا کا وقت ہے - ورنہ بدون مصیبت بھی صبر کی دعا حدیث میں منع ہے -

۲۳۵ - الھتک - معلوم ہوتا ہے - کہ فرعون نے بت بنوا کر عبادت کروانا تھا -

۲۳۶ - من الثمرات - اولاد

۲۳۷ - لا یعلمون - معبود سے بنانا چاہیئے جو کلام کرے - اور ہدایت بھی دے - جو لوگ انقطاع وحی کے قائل ہیں - وہ سوچیں ؛

۲۴۰ - بجنی المفترین - مفتری علی اللہ اسی دنیا میں ذلیل ہوتا ہے - یہ قانون یاد رکھو

۲۴۱ - النبی الامی - امی کے معنے ام القریٰ کے رہنے والے -

۲۴۲ - ھدنا - تھنا

۲۴۳ - قال ربی - اقرار تو وہی حجت ہو سکتا ہے جو یاد ہو یا یاد دلانے سے یاد آجائے - اگر وہ مستند قصہ مان لیا جائے - تو خلاف واقعہ ہے - وہ عہد تو کسی کو یاد نہیں آتا - پس یہ اسی عالم کا ذکر ہے کہ جب ایک پود ختم ہوتی ہے - تو دوسری پود سے عہد لیا جاتا ہے - ان میں رسول مبعوث کر کے ان کے رب کی رہنمائی کی جاتی ہے -

۲۴۶ - لرفعنہ بھا - باوجود اخلد الی الارض کے قرینہ کے یہاں رفع سے مراد رفع جسمانی ؟ نہیں ہوتے -

۲۴۵ - صالحاً - لایق قابل جس کام میں لگائے لگ سکے - عام لوگوں کا ذکر ہے - آدم کا یہاں نہیں -

۲۴۶ - اذالم تاتھم بآیۃ - ان کا مجوزہ نشان

۲۴۷ - یجادلونک فی الحق - یہ کفارہ کا حال بتایا -

۲۴۸ - رجز الشیطن - شیطن الغلاۃ پیاس ہے -

۲۴۹ - اذا دعاکم لما یحییکم - اس سے معلوم ہوا - کہ رسولوں کا زندہ کرنا یہی ہے - کہ وہ سبق روحانیت دیں -

۲۵۰ - تخونوا امنتکم - لا تخونوا

۲۵۱ - واولادکم فتنۃ - فتنہ کندن کرنے کا ذریعہ (۲) امتحان

۲۵۲ - ان تتقوا اللہ - اللہ کو سپر بناؤ - ہر ایک اسی کی طرف سے سمجھو - اور کوئی بدی خدا کی طرف منسوب نہ کرو - بلکہ اپنی ہی غلطی سمجھو -

۲۵۳ - ان اولیاءہ الا المتقون - حقیقی مالک متقی ہیں - جہاں بھی ہیں - یہ مراد نہیں کہ مکہ میں رہنے والے بہرحال متقی ہیں -

۲۵۴ - یکون الدین کلہ للہ - مذہبی آزادی ہو جائے یعنی کوئی کسی کے ڈر یا دباؤ سے کسی دین کا پیرو نہ ہو - بلکہ اللہ کے لئے ؛

پارہ دسواں شروع

۲۵۵ - ویحیی من حی عن بینۃ - کفار کے مرنے سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے - کہ مومنوں کے زور سے نہیں - بلکہ خدا کے غضب سے مرے - ایسے ہی مومنوں کا بچنا بھی خدا کی قدرت سے نظر آئے

۲۵۶ - وان جنحوا للسلم - مسلمانوں کو جنگ میں اجازت نہیں دی - کہ پہلے صلح کی درخواست کریں - البتہ جب مخالف صلح کی درخواست کریں تو مان لی جائے - اور ڈریں نہیں کہ دشمن تیاری کرے گا ؛

۲۵۷ - حسبک اللہ - اللہ تجھے بھی کافی ہے اور تیرے پیروں کا بھی وہی حافظ و ناصر ہے ؛

۲۵۸ - الآن خفف اللہ - یعنی موجودہ حالت میں آیت منسوخ نہیں -

۲۵۹ - ما کان لنبی - ایک دستہ نبی کریم نے ساحل سمندر پر بھیجا تھا - وہ وہاں سے کفار کو پکڑ لایا - نبی کریم نے ان کو چھوڑ دیا - اس سے پکڑ کر لانے والوں کو شکایت ہوئی - تو ان کو سمجھایا گیا - کہ جب تک عام جنگ نہ ہو - اس طرح قیدی بنانا ٹھیک نہیں - اس طرح تو دنیا طلبی بنتی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۶۰ - بریٔ من اللہ - اس سورۃ کے ابتداء میں بسم اللہ نہیں آئی - کہ یہ پہلی سورۃ کا ہی جزو ہے دوم یہ کہ کفار اور منافقین پر اظہار غضب کیلئے

۲۶۱ - اربعۃ اشہر - یہ مہلت دی کہ تم جسقدر تیاری کر سکتے ہو - کر لو اور کوئی ارمان تمہارا نہ رہ جائے +

۲۶۲ - یذھب غیظ قلوبھم - خوب پٹنے سے اپنی عاجزی محسوس کریں گے تو سب غصہ جاتا رہے گا -

۲۶۳ - ضاقت علیکم الارض - ایسی مشکل کے وقت میں نبی کریم نے آگے بڑھ کر فرمایا انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب - یہ آپ کی شجاعت اور صداقت کا ثبوت ہے -

۲۶۴ - قاتلھم اللہ - اظہار تعجب کے لئے پنجابی میں کہتے ہیں - ہلہ او

۲۶۵ - ان کثیرا من الاحبار - مومنوں کو مخاطب کر کے احبار و رھبان کی حالت بتانا یہ معنی رکھتا ہے کہ مسلمانوں میں بھی مولویوں اور گدی نشینوں نے ایسی لوٹ مچائی تھی -

۲۶۶ - جباھھم - سایل سے پہلے چیں بچیں ہوتے ہیں - پھر منہ پھیر لیتے ہیں - پھر پیٹھ پھیر دیتے ہیں آپ یہ سزا دیتا ہے

۲۶۷ - عفا اللہ عنک - کلمہ برائے اظہار محبت و شفقت - ملامت سے نہیں کہتے - بلکہ یوں ایک بات کہتے ہیں -

۲۶۸ - کفروا باللہ و برسولہ - اس کفر کا ثبوت دیا - ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ الایۃ آج کل کے مسلمان کہلانے والے جو نماز پڑھتے ہی نہیں - اور کبھی خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اس پر غور کریں -

۲۶۹ - ان المنافقین ھم الفسقون - منافق بھی آخر کار منکر ان خلافت بن جاتے ہیں -

۲۷۰ - وھموا بما لم ینالوا - ابوبکر و عمر کی کامیابی پر حجت ہے +

۲۷۱ - الا ان اغنٰھم اللہ جیسے پیغام والوں کا بڑا ہونا اگر بڑا آدمی بنتا اور پھر مسیح موعود ہی کی اولاد سے دشمنی کرنے لگا -

۲۷۲ - سخر اللہ منھم - جس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اسے ذلیل کیا جاتا ہے - اللہ کا سخر تو واقعی ہوگا اس لئے وہ ضرور ذلیل ہوگا +

۲۷۳ - اشد حرا - ہمارے شیخ فرماتے تھے - حر کے لفظ میں سے ہاڑ (اساڑھ) معلوم ہوتا ہے +

۲۷۴ - ولا تقم علیٰ قبرہ - معلوم ہوا کہ جنازہ کے علاوہ قبر پر بھی ساتھ نہ جانا چاہیئے - بعض لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے -

گیارھواں پارہ شروع ہوا

۲۷۵ - فان ترضوا عنھم - یہاں یا ہمیں کہو - کہ جس حدیث میں آیا ہے - کہ جس پر مومن گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے - وہ ایسے مومن کے بارے میں ہے - جو مستور الحال ہو -

۲۷۶ - اثبات نبوۃ - ترقیات اسلام اخلاق آئندہ زمانے کی پیشگوئیاں - بعثت مسیح موعود یاجوج ماجوج کا ذکر - سورۂ یونس سے لے کر اگلی سورتوں میں ہے -

۲۷۷ - علی العرش - تخت حکومت پر +

۲۷۸ - یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا - بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں - کہ اعمال محدود ہیں - تو جنت کے انعام بھی محدود چاہیئے - یہ ان کی غلطی ہے - اعمال کی مدت تو عمر میں چند سال ہی بنتی ہے - انعام تو اس ایمان اخلاص کی وجہ سے ہیں - مومن اپنی طرف سے تو ہمیشہ عبادت میں رہنا چاہتا ہے - باقی مہلت دینا خدا کے اختیار میں ہے اس لئے نیت کے مطابق غیر محدود انعام ملے گا

۲۷۹ - وزیادۃ - دیدار الٰہی -

۲۸۰ - ان کنا عن عبادتکم لغٰفلین - اگر مسیح بن مریم دوبارہ بجسدہ العنصری آنے والے ہیں - تو وہ آ کر ضرور دیکھیں گے - کہ میری پرستش کی جا رہی ہے - پس وہ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں - کہ میں بیخبر تھا - یہ آیت قطعی ہے - اس بات پر کہ مسیح بن مریم دوبارہ دنیا میں آنے والا نہیں -

۲۸۱ - لو کانوا لا یعقلون - بعض لوگ کہتے ہیں چلو سن تو آئیں - کہ وہ کیا کہتا ہے - مگر جب تک عقل و فہم سے کام لینے والے نہ ہوں - کیا فائدہ ہو سکتا ہے +

۲۸۲ - او نتوفینک - نبی حرف وعدوں کی خبر دینے والا ہے - ان کے ظہور کے لئے نبی کی زندگی شرط نہیں -

۲۸۳ - قضی بینھم بالقسط - ہر رسول کی بعثت ایک قیامت صغریٰ ہے +

۲۸۴ - ولا یستاخرون - کوئی اس وقت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا - جیسا کہ اس وقت سے آگے نہیں بڑھ سکتا +

۲۸۵ - ای و ربی - ہاں ہاں - حلفی یونہی قسم نہیں - اس میں دلیل دی ہے - کہ وہ میری ربوبیت کرنے والا آہستہ آہستہ ترقی دینے والا ہے - ایسا ہی کرے گا - کہ تم تباہ ہو گے اور اسلام والے بڑھینگے -

۲۸۶ - ولا ھم یحزنون - سوال ہوتا ہے کہ رسولوں کو تو بڑا غم فکر ہوتا ہے - اس کا جواب یہ ہے - کہ ان کو اپنی ذات کا کوئی حزن نہیں ہوتا بلکہ غم دین و غم امت ہوتا ہے - اور اس تم میں جو مزا ہے - اسے جاننے والے ہی جانتے ہیں -

۲۸۷ - الا ذریۃ من قومہ - آج کل بھی سلسلہ میں نوجوان ہی خدا کے فضل سے کام کرنے والے ہیں +

۲۸۸ - لا تجعلنا فتنۃ - یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں - کہ غیروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ ہوں - تمہاری عملی حالت بطور نمونہ عمدہ و اعلیٰ ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح ہند میں کیوں آیا؟

قدیم سے یہ سنت اللہ ہے۔ کہ رسول اس وقت آیا کرتے ہیں۔ جب کہ زمین ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہو جاتی ہے۔ اور ہدایت جس پر چل کر انسان رضائے الٰہی حاصل کر سکے دنیا سے مفقود ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ ضلالت و گمراہی آلیتی ہے۔ نوح علیہ السلام کا زمانہ دیکھو۔ اس وقت مبعوث ہوئے۔ جب کہ لوگ حقیقی تعلیم اور سچائی چھوڑ کر بتوں کی پرستش میں محو ہو گئے۔ اور یغوث و یعوق اور ود اور سواع کی محبت نے ان کے دل میں گھر کر لیا۔ موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ دیکھو۔ اس وقت آپ مبعوث ہوئے۔ جس وقت لوگ سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک حقیر جانور کو حقیقی خدا کی جائے منزلت دے دی تب خداوند کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ تا وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راستی کی تعلیم دیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم (فداہ ابی و امی) کا زمانہ دیکھو۔ اس وقت مبعوث ہوئے جب کہ لوگ وحدانیت کو چھوڑ کر مشرک ہو گئے۔ اور یکتا خدا کی جگہ ۳۶۰ خدا بیٹھے تھے۔ اور نئے دن ایک نئے خدا کے آگے سر جھکاتے۔ جیسا کہ مولوی الطاف حسین صاحب حالی کے مشہور مسدس سے عیاں ہے۔ ؎

کہیں آگ بجھتی تھی وہاں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بجا بجا تھا

پھر فرماتے ہیں ؎

وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا
جہاں تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا
قبیلہ قبیلہ کا اک بت جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ خبطی پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

ان مثالوں سے معلوم ہو گیا کہ خدائے رحمٰن ضرور بر ضرور اسی وقت دنیا میں کوئی برگزیدہ مبعوث کرتا ہے۔ تاکہ وہ ٹیڑھے راستہ کے سلوکیکو سیدھے راستے کی راہنمائی کرے ؛

تو کیا اس مذکورہ بالا قانون قدرت اور حدیث یبعث اللہ لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ضروری نہ تھا۔ کہ خدا اس ضلالت کے زمانہ میں بھی ایک تجدید دین کرنے والا مبعوث کرے۔ ہمارے غیر احمدی صاحبان کے لئے ضرور تھا کہ وہ بتا دیں۔ کہ خدا نے اس صدی کے سر پر کونسا مجدد بھیجا۔ حالانکہ آنے والے کی تاریخ بر اقوال سلف صالحین چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرتی۔ اور اگر کم علمی کی وجہ سے یہ سوال پیش ہو۔ کہ ابھی چونکہ گمراہی کا زمانہ نہیں آیا۔ اس لئے خدا نے ابھی تک کسی کو نہیں بھیجا۔ تو میں بطور نمونہ اس بات کے چند ثبوت دیتا ہوں۔ کہ یہ زمانہ ضلالت اور گمراہی کا زمانہ ہے ؛

ثبوت اوّل

رسول کریم صلعم فرماتے ہیں۔ کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ کہ میری امت کے علماء یہود کی مثل ہو جاویں گے جیسا کہ حدیث لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر۔ ذرا عابدن ذراع سے صاف ظاہر ہے۔ حتیٰ کہ اگر کسی یہودی نے سوسمار کے سوراخ میں ہاتھ دیا ہو گا۔ تو یہ بھی داخل کریں گے۔ پھر آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ کہ یرفع الایمان الی الثریا۔ کہ وہ ایسا زمانہ ہو گا۔ کہ ایمان بھی اس دنیا میں نہیں رہے گا۔ بلکہ اپنے حقیقی مرجع کی طرف لوٹ جاویگا تو کیا ایسے زمانہ سے بڑھ کر کوئی زمانہ ضلالت کا ہے کہ قوم کے علماء ربانی خدا داد احکام سے انحراف کرنے لگ جاویں گے دوسروں کا کیا کہنا ؛

ثبوت ثانی

دوسرا ثبوت اس زمانہ کی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ ہونے کا یہ ہے۔ کہ مولوی سید صدیق حسن خانصاحب مرحوم (جن کو کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی مجدد قرار دے چکے ہیں) اپنی کتاب آثار القیامت کے صفحہ ۳۹۵ میں بتصریح لکھتے ہیں "کہ تیرھویں صدی میں دجالی فتنے بہت ظہور میں آ گئے ہیں۔ اور اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح نمودار ہیں۔ اور اس تیرھویں صدی کا فتن و آفات کا مجموعہ ہونا ایک ایسا امر ہے۔ کہ چھوٹے بڑے کی زبان پر جاری ہے۔ ..... حتیٰ کہ حیوانات نے بھی اس تیرھویں صدی سے پناہ مانگی ہے ؛

ثبوت ثالث

تیسرا ثبوت زمانہ کے ضلالت اور گمراہی کا زمانہ ہونے کا یہ ہے کہ رسول کریم صلعم فرماتے ہیں۔ عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال (رواہ مسلم) (ترجمہ) عمران ابن حصین سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے۔ کہ آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی بڑا امر دجال کے امر سے نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں ؛

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب (انس سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا۔ کوئی نبی نہیں گذرا۔ مگر اس نے اپنی امت کو اعور اور کذاب سے ڈرایا۔ (یہ دجال کی نسبت الفاظ ہیں) اور پھر فرمایا کہ جو فتنہ دجال سے حفاظت چاہے۔ وہ سورۃ کہف کی پہلی دس آیات پڑھے۔ یہ اس لئے فرمایا۔ ان آیات میں دجال کی صفات ہیں۔ پھر ایک اور حدیث میں ہے انی انذرکم کما انذر بہ (الدجال) نوح قومہ (ترجمہ) میں بھی تم کو ڈراتا ہوں۔ دجال سے جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ تو کیا ایسا زمانہ جس میں کہ ایک ایسا گروہ ہے۔ کہ جس کے فتنہ سے ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ آنحضرتؐ نے بھی ڈرایا۔ کیا کوئی ضلالت اور گمراہی کا زمانہ ہونے میں شک باقی رہ جاتا ہے۔

تو اب میں غیر احمدی احباب سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتا دیں۔ کہ جب یہ زمانہ پر فتن زمانہ ہے۔ جیسا کہ میں ثابت کر آیا ہوں۔ کون خدا نے برگزیدہ بھیجا تا وہ اس زمانہ میں مخلوق خدا کو بچا لے؟

ہاں! ضرور بھیجا۔ مگر تم نے نہیں پہچانا ؎

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بازو بخش وکینہ وانکار ایناں را۔ ببیں
اے ملامت گر خدارا بر زباں کن یک نظر
چوں خدا خاموش ماند از چنیں وقت نظر
خشمگاں دیں مرا از آسماں مابیدہ اند
آدم وقتے کہ دلہا خوں زغم گردیدہ اند

وہ اپنے وقت پر آیا جب کہ دین اسلام پر ضلالت کا گھٹا ٹوپ بادل طاری تھا۔ اور سورج اور چاند نے سیاہ ہو کر اپنی سچائی کی گواہی دی ؛

اب اس کے بعد یہ امر باقی رہ گیا۔ کہ وہ کیوں ہندوستان میں آئے۔ اور کیوں نہ مکہ میں مبعوث ہوئے۔ یا مکہ نہ سہی مدینہ میں ہی آتے۔ سو اس کے متعلق میں چند دلائل سے ثابت کروں گا۔ کہ ضرور تھا۔ کہ آپ ملک ہند میں ہی آتے۔

پہلی دلیل اس بات کی کہ ضرور تھا۔ کہ آنے والا ملک ہند میں ہوتا یہ ہے۔ کہ آنے والے کی نسبت قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ اس کا ایک کام یہ ہے۔ کہ لیظہرہ علی الدین کلہ کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر کے دکھلائے اور ثابت کر دے۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام (اس آیت کے متعلق اکثر مفسرین نے یہی لکھا ہے۔ کہ یہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ہوگا) کہ پسندیدہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ تو دین کے غلبے کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ ایسی جگہ آئے۔ جہاں تمام مذاہب موجود ہوں۔ تو ملک ہند ایک ایسا ملک ہے۔ یہاں تمام مذاہب پائے جاتے ہیں ؛

دوسری دلیل عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاتی المسیح من قبل المشرق ..... آنحضرت نے فرمایا کہ مسیح دجال جانب مشرق سے ہوگا۔ تو ضرور ہے۔ کہ جہاں دجال کا ظہور ہو۔ وہیں اس کا فتنہ دلائل سے باطل کرنے والا بھی پیدا کرے

تیسری دلیل عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال راس الکفر نحو المشرق والفدادین اھل الوبر والخیلاء فی اھل الخیل والابل والسکینۃ فی اھل الغنم مسلم جلد اول صفحہ ۴۰ مطبوعہ مطبعہ دارالکتب العربیۃ الکبریٰ بمصر (ترجمہ) ابی ھریرۃ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ راس الکفر مشرق کی طرف ہے (عرب سے مشرق کی طرف ملک ہند ہے) اور فخر اور تکبر گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں (وہ کون) گنوار لوگ جو خیموں میں رہتے ہیں۔ اور سکینت بکریوں والوں میں دوسری حدیث میں فرماتے ہیں۔ جو ابی ھریرہ رضہ سے ہی مروی ہے۔ کہ الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ راس الکفر نحو المشرق۔ کہ ایمان اعلیٰ درجہ کا یمن والوں میں اور حکمت بھی سچائی راس الکفر مشرق کی طرف ہے۔

ایک اور حدیث میں جو اسی طرح ابی ھریرۃ رضہ سے مروی ہے ..... والفخر والخیلاء فی الفدادین اھل الوبر قبل مطلع الشمس۔ کہ فخر اور تکبر گنواروں میں جو کہ سورج کے طلوع کی جانب ہیں۔ ان تمام احادیث سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ راس الکفر ملک ہند ہے۔ اور تکبر اور فخر کرنے والے لوگ بھی اس میں موجود ہیں۔ تو کیا ضروری نہ تھا۔ کہ خدا کا پیارا اسی ملک (ہند) میں ہوتا۔ جو کہ راس الکفر ہے۔ اور گنوار اور تکبر کرنے والے بھی اس میں موجود ہیں تا وہ ان کی راہنمائی کرے۔ اور صراط مستقیم کی طرف آگاہی کرے ؛

چوتھی دلیل انہی واقعات کی بنا پر کہ ملک ہند راس الکفر ہے۔ اور یہی ملک ہے۔ جس میں ایک عظیم الشان انسان ہونے والا تھا۔ جس کی نظیر تمام عالم میں مفقود ہے نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۵۶ میں آنے والے اور دنیا کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والے کی بابت لکھا ہے "قال یخرج من ولد حسن بن علی من قبل المشرق" یعنی فاطمی النسل ہوگا۔ اور مشرق کی جانب یعنی ملک ہند میں مبعوث ہوگا ؛

ان تمام واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ ضرور تھا۔ کہ آنے والا ملک ہند میں آتا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بھلا اس کو بھی کوئی دانشمند راست اور صحیح خیال کر سکتا ہے۔ کہ وبا اور طاعون تو ملک ہند میں پڑے اور گورنمنٹ ڈاکٹر افریقہ کو روانہ کرے۔ ہیضہ کا زور تو زمین ہند میں ہو۔ اور طبیب یورپ کو بھیجے جاویں۔

ھذا اعجب العجائب

(عبداللہ از قادیان۔ مدرسہ احمدیہ)

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ

(لنڈن) ۶ مئی اخبار ڈیلی میل ہنٹر کمیٹی کی کثرت رائے کی رپورٹ کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ رپورٹ میں درج ہے کہ امرت سر کا ہنگامہ مسٹر گاندھی کے ایجیٹیشن کا نتیجہ ہے خاموش مقابلہ بہت جلد گورنمنٹ کے خلاف کھلم کھلا مخالفت میں منتقل ہو گیا۔ جو ایسے سخت بلوہ کا موجب تھی۔ جو مائیل بہ بغاوت تھا۔ اور ممکن تھا۔ کہ اس کی وجہ سے انقلاب ہو جاتا۔ اس لئے مارشل لاء کا نافذ کیا جانا حق بجانب تھا۔ یہ قانون بڑے بڑے رقبوں میں جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اور جنگ افغانستان کی وجہ سے جس قدر عرصہ تک اس کا نافذ رکھنا ضروری تھا۔ اس سے زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھا گیا ؛

رپورٹ مذکور جنرل ڈائر کے امرت سر میں رینگ کر چلنے کے حکم کو ناپسند کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے کہ آئندہ اگر کبھی مارشل لاء بھی جاری کیا جائے۔ تو سول حکام کا ایک حد تک اعتماد بحال رہے گا۔ بقول ڈیلی میل قلت رائے کی رپورٹ جنرل ڈائر کو سخت ملزمان اور سر مائیکل اڈوائر پر نکتہ چینی کرتی ہے ؛

بقایا دار
اپنا اپنا بقایا صاف فرمائیں
(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد ایسے لوگوں کے لئے یہ ہے انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم سورۂ مائدہ رکوع ۵

ارشاد نبوی - من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان متفق علیہ -

ترجمہ آیت - جو لوگ خدا اور رسول سے مقابلہ کرتے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ان کی صرف یہی سزا ہے - کہ انکو کثرت سے قتل کیا جائے اور پھانسی دیا جاوے - یا انکے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں ایک دوسرے کے خلاف یا ان کو جلاوطن کیا جاوے یہ ذلت انکو دنیا میں پہنچائی جاوے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے - بجز ان کے کہ جنہوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کرلی - سو ایسے لوگونکے حق میں جانو کہ خدا تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے -

ترجمہ حدیث - جو تم میں سے نہایت مکروہ کام کو دیکھے - اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے - اگر اسکی طاقت بھی نہ ہو - تو اپنی زبان سے اور اگر اسکی طاقت بھی نہ ہو تو اپنے دل سے اور یہ آخری درجہ ضعیف الایمان کا ہے

الغرض تمام مسلمانوں کو ان مفسدوں ظالموں کا مقابلہ کرنا چاہیئے - قتل اور پھانسی اور قطع ید اور جلاوطن کرنا حکومت کا کام ہے - اگر کوئی حکومت ایسے مفسدوں کا مقابلہ کرے - تو مسلمانوں کو اسکی ہمراہی چاہیئے - اور اگر مسلمانوں کی حکومت ہو تو وہ خود اس کام کو کریں - ورنہ لیکچروں اور وعظوں سے ایسے مفسدوں کا مقابلہ کریں - اور دل میں ان سے نفرت رکھیں - فقط المجیب

حافظ روشن علی مفتی جماعت احمدیہ قادیان دارالامان

فاروق نصف قیمت

پیش پرچے فاروق کے نصف قیمت پر ایسے ملبس غیر مستطیع اصحاب کے نام جاری ہو سکتے ہیں - جو اخبار کے شائق ہوں - یہ ایک معزز بزرگ سلسلہ احمدیہ کی امداد سے جاری ہونگے - جنہوں نے پانچ روپیہ ماہوار کی امداد فاروق کو عطا فرمائی ہے اسلئے اس امداد کو اسطرح تقسیم کیا گیا ہے کہ مبلغ پرچے نصف قیمت پر بحساب عصا روپیہ سالانہ ملبس اصحاب کے نام جاری کردئے جائیں - لہذا مستحق اصحاب بہت جلد دفتر فاروق میں دو روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر سال بھر کے لئے فاروق اپنے نام جاری کرالیں -

یتامیٰ اور رمضان رمضان المبارک میں ہمارے سلسلہ کے خدا ترس احباب اپنے مرحوم احمدی بھائیوں کے یتیم بچونکا جو احمدیہ یتیم خانہ قادیان میں پرورش پا رہے ہیں - خاص خیال رکھیں - دس بچے روزہ رکھنے والے ہیں - جنکے واسطے افطاری اور کھانا وغیرہ ویسا ہی ہونا چاہیئے جیسا کہ ہم اپنے واسطے چاہتے ہیں - لہذا احباب ضرور ان یتیم روزہ داروں کو یاد رکھیں -

خالص ایرانی قالین

مینے خدا کے فضل سے سرکاری ملازمت کو پورا کرکے پنشن حاصل کرلی ہے - اور بلوچستان میں غالیچہ قالین کی تجارت شروع کی ہے یہاں قافلے براہ راست ایران سے قالین لیکر آتے ہیں انسے قالین خرید لئے جاتے ہیں - جو پنجاب اور کوئٹہ کی نسبت بہت عمدہ اور ارزاں ملتے ہیں علاوہ ازیں پشم دنبہ عناب پستہ - بادام چھوٹے اونی لادنیکی وغیرہ اشیاء بھی یہاں بکثرت آتی رہتی ہیں - جن اصحاب کو عمدہ اور ارزاں نیز قابل اطمینان اشیاء ہمچو قسم بالا کی ضرورت ہو وہ بتہ ذیل سے خط و کتابت کرکے خرید سکتے ہیں ایکدفعہ آزما کر توبہ کرو سالانہ حاجی محمد عمر حیات پنشنر احمدی معرفت چوہدری خدا بخش صاحب ٹھیکیدار ڈاک بنگلہ براہ نوشکی - (بلوچستان)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) **شربت فولاد** - جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل / کلاں ہے

(۲) **شربت دافع قبض** - قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہوتی ہے - کسی قسم کا پرہیز نہیں - فی بوتل کلاں ہے -

(۳) **چٹنی** - نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے - فی سیر ایک روپیہ

(۴) **بخار کی گولیاں** - یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں اور قبض نہیں ہونے دیتیں - فیدر جن ۴/

(۵) **حب قبض کشا** - ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں اور بھوک لگاتی ہیں - فیدر جن ۴/

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے گذر گئی - اور پھر ناکام رہے خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کردیں تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدقہ سے اونکے گھر اولاد ہوگی - جو مفصل حالات لکھکر بھیجیں اونکا علاج کیا جائیگا - اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد فرمایا کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں - میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

الشاکر
حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو - تاجران پٹیہ - اکولا - برار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار حریت کی ۲ ہزار روپیہ کی ضمانت جمع نہیں ہو سکی

دہلی کے اخبار حریت کے علم بردار ایک ہفتہ کے اندر ۲ ہزار روپیہ کی مطلوبہ ضمانت داخل نہیں کر سکے اور اب میعاد کے گذر جانے کے بعد ضمانت کا داخل ہونا ممکن نہیں دکھائی دیتا۔ پس انہیں اس دو روزہ صحیفہ کی یادگار عرصہ تک علم کھلایا کریگی۔ تعجب ہے کہ وہ اخبار جسکو دہلی میں تحریک خلافت کا واحد علم بردار کہا جاتا تھا اپنی حیات کو قائم رکھنے کیلئے بینک سے ۲ ہزار روپیہ کی قلیل رقم بھی حاصل نہیں کر سکا۔ اگر اس واقعہ سے شیدائیان خلافت کی سرگرمی کا اندازہ سراسر مایوسی انگیز ہوگا جس سے انکی ساری شیخیاں کرکری ہو جائینگی۔

جلاوطنی کا خیال چھوڑ دو

لوگ حیران ہیں کہ کس کا کہا مانیں۔ مولانا عبد الباری فرماتے ہیں کہ ذی استعداد لوگ ہجرت کریں تو اسلام اور وطن کیخدمت ہو سکتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ کا ارشاد ہے کہ ضعیف اور اپاہج بھی احکام ہجرت کے پابند ہیں۔ ڈاکٹر کچلو ہجرت کو ناممکن العمل بتا چکے ہیں۔ کلکتہ سے آواز آتی ہے کہ ابھی ٹھیرو جلدی نہ کرو دہلی اور بعض دیگر مقامات میں مہاجرین کے نام بھی لکھے جا رہے ہیں۔ آخر یہ بے راہ داری کب تک رہے گی۔ اور کیا ایسی حالت میں حصول مدعا میں کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

اسکا نام ہجرت رکھنا اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہے جبکہ خودکشی یا جلاوطنی اسکو شرعاً کہنا نہایت سوء ظن ہے کیونکہ اس خیال سے وہ مسلمان بدنام کنندگان اسلام

امرتسری دشمن کی پردہ دری

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ اس رسالہ میں مولوی ثناء اللہ کے اپنے شائع کردہ بیانوں سے یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ سے بھاگتا اور مباہلہ کرنیسے فرار کرتا رہا ہے ۰۵ر

فیصلہ الٰہی اور ثنائی رویاہی

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوس آخری فیصلہ والے مضمون کا جواب ہے جسکو ثناء اللہ ہمیشہ پیش کرکے یہہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا۔ اور بعد مباہلہ وہ فوت ہو گئے۔ جس سے میں سچا ہو گیا اوسکے اس دعوی کی ایسی دھجیاں اوڑائی ہیں کہ کبھی اسکو اسکے جواب کی ہمت ہی نہ پڑی۔ قیمت ۵ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی

اس رسالہ میں ثناء اللہ امرتسری کے پیش کردہ اصول اور اسکی مانی ہوئی معیار کے مطابق ثناء اللہ کی حیات حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایسا ثبوت ہے جس سے ثناء اللہ کو انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ قیمت ۰۶ر

صادق کلمات

یہ رسالہ امرتسری مکذب کے رسالہ "ہفوات مرزا" کا جواب ہے جسمیں ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقوال لکھکر یہ دعوی کیا تھا کہ انمیں اختلاف ہے جس سے مرزا صاحب کی تکذیب ہوتی ہے۔ اسکے ان ہفوات کی لاجواب تردید اس رسالہ میں ہے قیمت ۰۴ر

ثنائی ہرزہ درائی۔ اس رسالہ میں امرتسری یہودی کی وہ گالیاں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں ردلیف دارالف سے لیکر یے تک درج کرکے اسکا یہ قرضہ احمدیوں کے ذمہ واجب الادا سمجھکر خدا کے فضل سے ایسا بے باق کر دیا ہے کہ ایک کوڑی بھی اوسکی احمدیوں کے ذمہ باقی نہیں نہیں رکھی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۰۴ر

ثنائی چکر۔ امرتسری کی بدحواسی اور بار بار ایک بات سے انکار پھر اسی کا اقرار پھر اوس سے انکار غرض کہ ایسے چکر میں وہ مسیح موعود کے مقابلہ میں پھنسا ہے جسکا یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور سنت سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ کے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ ٹیڑوال۔ سباح اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ فی تولہ اول نمبر ۱ر اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ ۱۶ر یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

سنت سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی الطعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام۔ و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق۔ شوخ چشم۔ فساد بلغم۔ و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سیلان منی و بہ ست و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول فی تولہ ۱۶ر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

یہ رسالہ تو ہے۔ قیمت ۰۴ر منیجر فاروق قادیان